سوال

(1211) غیر مسلم کی تعزیت کے لیے جانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارا ایک ہمسایہ عیسائی ہے، کیا مجھے ان کے ہاں وفات پر تعزیت کے لیے جانا چاہیئے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ں کہیں: ''بقا صرف اللہ کے لیے ہے'' تاکہ اس کی تالیف قلبی ہو اور وہ اسلام کی خوبیوں سے آگاہ ہو کہ اسلام رحمت و شفقت کا دین ہے۔ اور آپ کو اس لیے بھی جانا چاہیئے کہ وہ ہمسائی ہے، اور ہمسائے کے بہر حال حقوق ہیں، خواہ وہ کافر ہی ہو تو اس کا حق ہے یعنی حق ہمسائیگی۔ اگر وہ مسلمان ہو تو اس۔

پنے آپ اس کافر ہمسائے کو تعزیت میں یوں نہ کہیں کہ صبر کرو اور اجر و ثواب کی امید رکھو، یا اللہ اس پر رحمت کرے وغیرہ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ما كانَ لِلنَّبِىِّ وَالَّذينَ ءامَنوا أَن يَستَغفِروا لِلمُشرِكينَ وَلَو كانوا أُولى قُربىٰ مِن بَعدِ ما تَبَيَّنَ لَهُم أَنَّهُم أَصحٰبُ الجَحيمِ ١١٣... سورة التوبة

مان کے لیے لائق نہیں ہے کہ مشرکین کے لیے استغفار کریں، خواہ وہ ان کے قرابت دار ہی کیوں نہ ہو، بعد اس کے کہ ان کے لیے واضح ہو جائے کہ وہ جہنمی ہیں۔''

ن اوقات یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مجلس کے اندر جان بوجھ کر چھینکیں مارتے تھے اور توقع رکھتے تھے کہ آپ انہیں دعا دیں گے، مگر آپ ان کی چھینک کا کوئی جواب نہ دیتے تھے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 858

محدث فتویٰ